از عدالتِ عظمیٰ

دی سپیشل تحصیلدار، حصول اراضی، کیرالہ

بنام

کے وی آیوسما

تاریخ فیصلہ: 23 جولائی 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حد بندی ایکٹ، 1963: دفعہ 5۔

حکومت کے کہنے پر تاخیر - عدالت کو تاخیر کی مذمت کی تسلی بخش وضاحت کی جانی چاہیے - ایکٹ ریاست اور شہری کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا - اس کے باوجود جب حکومت کی طرف سے ثبوت کے سخت معیار کو مُثبیت سے تاخیر کی معافی طلب کی جاتی ہے تو یہ انصاف کے سنگین اسقاط حمل کا باعث بنے گی - عدالت کا نقطہ نظر عملی ہونا چاہیے نہ کہ تعریفی۔ اراضی کا حصول -ڈگری اور انعام - جائزے کے لیے ریاست کی طرف سے درخواست کا نظر ثانی لیں - نظر ثانی کی درخواست دائر کرنے میں ہر دن کی تاخیر کی وضاحت پر اصرار کیے بغیر تاخیر کو معاف کر دیا گیا - جائز ٹھہرایا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 334، سال 1993۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سی آر پی نمبر 695، سال 1992 - سی میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 27.7.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم ٹی جارج۔

جواب دہندہ کے لیے بی وی دیپک، دلیپ پلئی اور جی پرکاش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ کی عدالت عالیہ کے 27 جولائی 1992 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو سی آر پی نمبر 92/695 میں بنایا گیا تھا۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ عوامی مقصد کے لیے زمین کے حصول میں، ریفرنس کورٹ نے اپنے فیصلے اور 31 مارچ 1989 کے ڈگری ذریعے معاوضے میں اضافہ کیا تھا۔ اپیل کنندہ نے 29 جولائی 1991 کو ایوارڈ اور ڈگری پر نظر ثانی کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ درخواست داخل کرنے میں تاخیر ہوئی۔ ماہر ماتحت جج نے تاخیر کو معاف کر دیا تھا۔ تاخیر کو معاف کرنے کے مذکورہ حکم کے خلاف، مدعا علیہ عدالت عالیہ میں نظر ثانی کے لیے گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں ماتحت جج کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ جب حکومت کے کہنے پر تاخیر کی گئی تو روزانہ کی تاخیر کی وضاحت کرنا بہت مشکل ہو گا۔ حکومت کے کاروبار کا لین دین آرام سے ان افسران کے ذریعے کیا جاتا ہے جن کا مختلف سطحوں پر کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا یا جن کی کوئی ذاتی دلچسپی نہیں تھی۔ معاملات پر تیزی سے کارروائی کرنے میں کوئی بھی ذاتی ذمہ داری نہیں لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کئی مراحل پر، وہ کسی فیصلے تک پہنچنے کے لیے اپنا وقت لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ تاخیر کی طرف اشارہ کرنے کے باوجود، وہ اپیل دائر کرنے میں حتمی فیصلے کے لیے تیز رفتار کارروائی نہیں کرتے۔ یہ معاملہ اسی طرح کی مثالوں میں سے ایک ہے۔ یہ سچ ہے کہ حد بندی قانون کی دفعہ 5 میں عدالت کے اطمینان کے لیے تاخیر کی وضاحت کا تصور کیا گیا ہے اور حد بندی قانون کے معاملات میں ریاست اور شہری کے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔اس کے باوجود ثبوت کے سخت معیار کو مُتبیت سے عوامی انصاف کی سنگین غلطی ہوتی ہے، اس کے نتیجے میں اپیل دائر کرنے کے عمل میں تاخیر کے ہنر مند انتظام سے عوامی شرارت ہو گی۔عدالت کا نقطہ نظر عملی ہو گا لیکن تعریفی نہیں ہو گا۔ان حالات میں ماتحت جج نے صحیح نقطہ نظر اپنایا ہے اور اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں نظر ثانی کی درخواست دائر کرنے میں ہر دن کی تاخیر کی وضاحت پر اصرار کیے بغیر تاخیر کو معاف کر دیا ہے۔عدالت عالیہ نے حکم کو کالعدم قرار دینا درست نہیں تھا۔تاخیر کو صحیح طور پر معاف کر دیا گیا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔مقدمہ قانون کے مطابق نظر ثانی کی درخواست کو نمٹانے کے لیے ریفرنس کورٹ کو بھیج دیا جاتا ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document